ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

نبوی طریقہ تدریس اور معاصر طریقہ ہائے تدریس کا تقابلی مطالعہ، نتائج و اثرات

"A Comparative Analysis of the Prophetic Pedagogical Approach and Modern Teaching Methods: Their Results and Effects"

Maria Qamar, Dr.Muhammad Tariq Ramzan, Dr.Rana Muhammad Adrees[1,|*]
[1]Department of Arts and Humanities, Superior University, Lahore, 54000, Pakistan
Corresponding author: (Rana Muhammad Adrees) m.adrees.sgd@superior.edu.pk

Abstract

This study presents a comparative analysis of the Prophetic method of teaching and contemporary teaching methodologies, focusing on their principles, practices, outcomes, and educational impacts. The Prophetic teaching approach, derived from the life and practices of Prophet Muhammad ﷺ, emphasizes wisdom, gradual instruction, practical demonstration, individual consideration, moral development, and effective communication. In contrast, contemporary teaching methods incorporate modern pedagogical theories, learner-centered approaches, technological integration, collaborative learning, and evidence-based instructional strategies. The research examines the similarities and differences between these two educational frameworks and evaluates their effectiveness in promoting intellectual growth, character building, critical thinking, and social development. The study finds that while modern methods offer innovative tools and systematic instructional techniques, the Prophetic model provides a comprehensive educational philosophy that integrates knowledge, ethics, spirituality, and practical application. The findings suggest that a balanced integration of Prophetic educational principles with contemporary pedagogical practices can contribute significantly to the development of effective, holistic, and value-oriented educational systems in the modern world.

Keywords: Prophetic Teaching Method, Contemporary Teaching Methods, Educational Pedagogy, Comparative Study, Learning Outcomes, Educational Impact.

موضوع کا تعارف

تعلیم انسانی زندگی کی تعمیر و تشکیل کا بنیادی ذریعہ ہے۔ کسی بھی معاشرے کی فکری، اخلاقی، تہذیبی اور سماجی ترقی کا انحصار اس کے تعلیمی نظام پر ہوتا ہے۔ تاریخِ انسانی میں مختلف ادوار میں متعدد طریقہ ہائے تدریس اختیار کیے گئے جن کا مقصد علم کی مؤثر منتقلی، کردار سازی اور معاشرتی اصلاح رہا ہے۔ تاہم جب تعلیم کے بہترین نمونوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو رسول اکرم ﷺ کا طریقۂ تدریس ایک منفرد، جامع اور ہمہ گیر نظامِ تعلیم کے طور پر سامنے آتا ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف ایک معلم تھے بلکہ ایک مربی، مصلح، قائد اور بہترین عملی نمونہ بھی تھے۔ قرآن کریم نے آپ ﷺ کی بعثت کے بنیادی مقاصد میں تعلیم و تزکیہ کو نمایاں حیثیت دی ہے۔ چنانچہ نبوی طریقۂ تدریس محض معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں تھا بلکہ اس کا اصل مقصد انسان کی فکری، روحانی، اخلاقی اور عملی تربیت کرنا تھا تاکہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب زندگی گزار سکے۔

پس منظر اور ضرورتِ تحقیق

تعلیم ہر دور میں انسانی معاشروں کی ترقی، استحکام اور فکری ارتقاء کا بنیادی ذریعہ رہی ہے۔ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی تشکیل میں تعلیم کا کردار نہایت اہم ہے، کیونکہ اسی کے ذریعے علم، اقدار، مہارتیں اور تہذیبی روایات ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتی ہیں۔ تاریخِ انسانی میں مختلف تعلیمی نظام اور تدریسی اسالیب رائج رہے ہیں جن کا مقصد افراد کی ذہنی، اخلاقی اور عملی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا تھا۔ اسلامی تاریخ میں رسول اکرم ﷺ کا نظامِ تعلیم اور طریقۂ تدریس ایک مثالی اور کامیاب نمونے کے طور پر سامنے آتا ہے جس نے مختصر مدت میں ایک منتشر، جاہل اور اخلاقی زوال کا شکار معاشرے کو علم، کردار، عدل اور تہذیب کا علمبردار بنا دیا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اور تدریسی حکمتِ عملی

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

نے نہ صرف افراد کی فکری اصلاح کی بلکہ ایک مثالی اسلامی معاشرے کی بنیاد بھی رکھی۔ اس اعتبار سے نبوی طریقۂ تدریس محض تعلیم کا ایک انداز نہیں بلکہ ایک مکمل تربیتی نظام ہے جو انسان کی فکری، اخلاقی، روحانی اور سماجی ضروریات کو بیک وقت پورا کرتا ہے۔ دوسری جانب جدید دور میں تعلیم کے میدان میں غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔

تحقیق کی اہمیت وافادیت

نبوی طریقۂ تدریس اور معاصر طریقہ ہائے تدریس کا تقابلی مطالعہ موجودہ دور میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ تعلیم کسی بھی معاشرے کی فکری، اخلاقی اور سماجی ترقی کی بنیاد ہوتی ہے۔ عصر حاضر میں اگرچہ جدید تعلیمی نظریات اور تدریسی اسالیب نے تعلیمی عمل کو زیادہ منظم، مؤثر اور طلبہ مرکز بنادیا ہے، لیکن اس کے باوجود اخلاقی تربیت، کردار سازی اور روحانی نشوونما جیسے بنیادی مقاصد نسبتاً کمزور دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے حالات میں نبوی طریقۂ تدریس کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ یہ تعلیم کو محض معلومات کی منتقلی کے بجائے انسان کی ہمہ جہت تربیت کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے نبوی تعلیم کے ان اصولوں کو اجاگر کیا جائے گا جو ہر دور میں مؤثر اور قابلِ عمل ہیں۔ یہ تحقیق اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ اس کے ذریعے نبوی اسلوبِ تدریس اور جدید تدریسی نظریات کے درمیان موجود مماثلتوں اور اختلافات کو واضح کیا جاسکے گا۔ اس سے معلوم ہوگا کہ جدید تعلیمی طریقے کن پہلوؤں میں تعلیمِ نبوی سے ہم آہنگ ہیں اور کن امور میں مزید بہتری کی ضرورت ہے۔ اس مطالعے سے نہ صرف اسلامی تعلیمی فکر کی جامعیت سامنے آئے گی بلکہ جدید تعلیمی نظام کے لیے بھی مفید رہنمائی حاصل ہوگی۔

مقاصد تحقیق

* نبوی طریقۂ تدریس اور معاصر طریقہ ہائے تدریس کے بنیادی اصولوں، خصوصیات اور اسالیب کا تقابلی جائزہ لینا تاکہ دونوں نظام ہائے تعلیم کے مابین مماثلتوں اور اختلافات کو واضح کیا جاسکے۔
* نبوی طریقۂ تدریس اور معاصر تدریسی طریقوں کے نتائج و اثرات کا تجزیہ کرنا اور یہ معلوم کرنا کہ عصرِ حاضر کے تعلیمی نظام میں نبوی اصولِ تدریس سے کس حد تک استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

سوالاتِ تحقیق

* نبوی طریقۂ تدریس اور معاصر طریقہ ہائے تدریس کے بنیادی اصولوں اور تدریسی اسالیب میں کیا مماثلتیں اور اختلافات پائے جاتے ہیں؟
* نبوی طریقۂ تدریس اور معاصر تدریسی طریقوں کے نتائج و اثرات کیا ہیں، اور موجودہ تعلیمی نظام میں نبوی اصولِ تدریس کے اطلاق کے کیا امکانات ہیں؟

موضوع پر سابقہ علمی و تحقیقی کام

نبوی طریقۂ تدریس اور معاصر طریقہ ہائے تدریس کے موضوع پر اگرچہ براہِ راست تقابلی نوعیت کی تحقیقات نسبتاً کم ہیں، تاہم تعلیمِ نبوی، اسلامی نظامِ تعلیم، اسالیبِ تدریس اور جدید تعلیمی نظریات کے مختلف پہلوؤں پر متعدد علمی و تحقیقی کاوشیں کی جاچکی ہیں۔ ان تحقیقات نے اس موضوع کے مختلف اجزاء کو واضح کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور موجودہ تحقیق کے لیے ایک مضبوط علمی بنیاد فراہم کی ہے۔ اسلامی تعلیم و تربیت کے میدان میں متعدد علماء اور محققین نے رسول اکرم ﷺ کے اسلوبِ تعلیم، تربیتی حکمتِ عملی اور تدریسی اصولوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ ان تحقیقات میں خصوصاً آپ ﷺ کے اندازِ گفتگو، سوال وجواب کے طریقے، عملی نمونہ پیش کرنے، تدریج، تکرار، ترغیب وترہیب اور مخاطب کی ذہنی استعداد کو مدنظر رکھنے جیسے تدریسی اصولوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔ تعلیمِ نبوی کے حوالے سے لکھی گئی کتب اور مقالات میں یہ

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

بات واضح کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ تدریس نہایت جامع، مؤثر اور انسانی فطرت سے ہم آہنگ تھا۔ دوسری جانب جدید تعلیمی علوم کے ماہرین نے معاصر تدریسی نظریات اور طریقہ ہائے تدریس پر وسیع پیمانے پر تحقیق کی ہے۔ ان تحقیقات میں طالب علم مرکز تعلیم، تعاونی تدریس، مسئلہ حل کرنے کا طریقہ، عملی سرگرمیوں پر مبنی تعلیم، تنقیدی فکر کی نشوونما اور ٹیکنالوجی کے استعمال جیسے موضوعات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے تعلیم وتدریس کی اہمیت

اسلام نے تعلیم و تدریس کو انسان کی زندگی کا بنیادی ستون قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وحی کا آغاز ہی لفظ "اقْرَأْ" (پڑھ) سے ہوا (العلق: 1)، جو اس بات کا اعلان ہے کہ اسلامی تہذیب کی بنیاد علم اور تعلیم پر رکھی گئی ہے۔ قرآن کریم میں بارہا علم کے فضائل بیان کیے گئے اور اہلِ علم کو ان لوگوں پر فضیلت دی گئی جو جاہل اور غافل ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ" ۔[1]

"کہہ دو! کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں علم اور جہالت کے درمیان فرق کو بنیادی معیار قرار دیا گیا ہے۔

یہ تعلیم صرف نظری علم تک محدود نہیں تھی بلکہ اس میں تزکیۂ نفس، اخلاقی تربیت اور عملی بصیرت بھی شامل تھی۔ اسی لیے اسلامی تصور میں معلم کا مقام محض ایک استاد کا نہیں بلکہ ایک مربی اور راہنما کا ہے، جو نسلوں کی تعمیر کرتا ہے اور معاشرے کو صحیح رخ پر ڈالتا ہے۔

اسلامی طریقہ تدریس کا تحقیقی جائزہ

اسلامی تعلیم و تربیت کا نظام اپنے بنیادی مصادر قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ اسلام نے تعلیم کو صرف چند معلومات، نظریات یا فکری تصورات کے حصول تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے انسان کی مکمل شخصیت سازی، فکری تعمیر، اخلاقی اصلاح اور روحانی ترقی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسلامی تعلیم کا مقصد ایسا انسان تیار کرنا ہے جو علم کے ساتھ عمل، شعور کے ساتھ ذمہ داری اور عبادت کے ساتھ حسنِ اخلاق اختیار کرے۔ رسول اکرم ﷺ نے تعلیم کو محض معلومات کی منتقلی کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ اسے ایک مکمل تربیتی نظام کے طور پر پیش فرمایا، جس میں انسان کے ظاہر و باطن دونوں کی اصلاح شامل تھی۔ آپ ﷺ نے ایسے افراد تیار کیے جو علم کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ کردار، بہترین معاملات اور مضبوط اخلاقی اقدار کے مالک تھے۔[2]

قرآن مجید میں علم کے آغاز کو وحیِ الٰہی سے جوڑتے ہوئے فرمایا گیا:

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ".[3]

"پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔"

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں علم کا تصور صرف دنیاوی معلومات تک محدود نہیں بلکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی معرفت، ہدایت اور انسانی فلاح سے ہے۔ لفظ "اقرأ" میں پڑھنے، سیکھنے، غور و فکر کرنے اور حقیقت کو سمجھنے کا مفہوم پایا جاتا ہے، جبکہ "باسم ربک" یہ

---

[1] سورۃالزمر، 39: 9

[2] بدر الدين محمد بن إبراهيم الكناني، تذكرة السامع والمتكلم في أدب العالم والمتعلم، دار البشائر الإسلامية، 1996ء، صفحہ 87۔

[3] العلق، 96 : 1

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

رہنمائی دیتا ہے کہ علم کا حصول اللہ تعالیٰ کی رضا اور انسانی بھلائی کے مقصد کے ساتھ ہونا چاہیے۔ نبوی طریقہ تدریس اسی قرآنی تصور کی عملی شکل ہے، جس میں علم انسان کو زندگی کے مقصد سے آگاہ کرتا ہے اور اسے صحیح راستے پر چلنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔

نبوی طریقہ تدریس کی مختلف صورتیں، جہات اور نوعیتیں

نبوی طریقہ تدریس ایک جامع اور ہمہ گیر نظامِ تعلیم تھا جس میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے تعلیم و تربیت کے لیے کسی ایک طریقے یا اسلوب کو اختیار نہیں کیا بلکہ حالات، افراد کی ذہنی سطح، عمر، فہم اور ضرورت کے مطابق مختلف انداز اپنائے۔ یہی تنوع نبوی طریقہ تدریس کی سب سے نمایاں خصوصیت ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیم میں عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات، معاشرت اور انسانی کردار سازی سب شامل تھے۔ آپ ﷺ نے علم کو صرف نظری گفتگو تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے عملی زندگی سے جوڑا تاکہ سیکھنے والا علم کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی کر سکے۔ اسی وجہ سے نبوی تعلیمات ہر دور اور ہر طبقے کے افراد کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔[4]

نبوی طریقہ تدریس کی تبلیغی جہت

نبوی طریقہ تدریس کی ایک اہم جہت تبلیغی انداز تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعثت کے بعد لوگوں تک اسلام کے بنیادی عقائد، توحید، رسالت، آخرت، عبادات اور اخلاقی اصول پہنچائے۔ آپ ﷺ کی تبلیغ میں سختی یا جبر کے بجائے حکمت، نرمی، محبت اور خیر خواہی نمایاں تھی۔ آپ ﷺ لوگوں کی نفسیات اور حالات کو سمجھ کر ان سے گفتگو کرتے تھے۔ آپ ﷺ جانتے تھے کہ ہر شخص کا مزاج، فہم اور قبول کرنے کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے، اس لیے آپ ﷺ نے دعوت کے عمل میں مخاطب کی کیفیت کو بنیادی اہمیت دی۔ تبلیغی انداز میں آپ ﷺ نے تدریج کو بھی اختیار فرمایا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو دین کے احکام مرحلہ وار سکھائے تاکہ وہ آسانی کے ساتھ انہیں سمجھ سکیں اور اپنی زندگی میں نافذ کر سکیں۔

نبوی طریقہ تدریس کی تدریسی جہت

نبوی طریقہ تدریس کی دوسری اہم جہت تدریسی انداز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دینے کے لیے ایسے طریقے اختیار کیے جن میں طالب علم کی ذہنی شرکت اور غور و فکر کو اہمیت حاصل تھی۔ آپ ﷺ سوال و جواب کے ذریعے لوگوں کی توجہ حاصل کرتے، مشکل مسائل کو آسان مثالوں سے واضح کرتے اور ضروری امور کو بار بار دہرا کر ذہن نشین کرواتے تھے۔ اس طریقے سے سیکھنے والا صرف معلومات حاصل نہیں کرتا تھا بلکہ مسئلے کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتا تھا۔ سوال و جواب کا طریقہ نبوی تدریس کی ایک نمایاں خصوصیت تھا۔ آپ ﷺ کبھی خود سوال کرتے تاکہ مخاطب سوچنے پر مجبور ہو، اور کبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوالات کا جواب دے کر ان کی رہنمائی فرماتے۔

مثالوں کے ذریعے تعلیم کا نبوی اسلوب

رسول اکرم ﷺ مثالوں کے ذریعے بھی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ مشکل اور غیر محسوس مفاہیم کو عام فہم مثالوں کے ذریعے واضح فرماتے تھے تاکہ ہر شخص آسانی سے سمجھ سکے۔ مثالوں کا استعمال انسان کے ذہن پر گہرا اثر ڈالتا ہے اور علم کو یاد رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ انداز اس بات کی دلیل ہے کہ تعلیم میں صرف الفاظ کافی نہیں بلکہ ایسا طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے جو سمجھنے والے کے ذہن کے مطابق ہو۔[5]

---

[4] محمد بن عبد الله القحطاني، الأسوة الحسنة في ضوء القرآن والسنة، دار ابن خزيمة، 1994ء، صفحہ 45۔
[5] ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، مقدمہ ابن خلدون، دار ابن الجوزي، 2010ء، صفحہ 543۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

نبوی طریقہ تدریس میں تحریری اسلوب

اسی طرح نبوی تعلیم میں تحریری انداز کو بھی اہم مقام حاصل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف حکمرانوں، قبائل اور افراد کو خطوط لکھ کر اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ان تحریری پیغامات میں دعوت، تعلیم اور رہنمائی کا پہلو موجود تھا۔ آپ ﷺ کے خطوط مختصر، واضح اور جامع ہوتے تھے جن میں ضروری بات کو مؤثر انداز میں بیان کیا جاتا تھا۔ تحریری انداز سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلامی نظام تعلیم میں حالات اور ضرورت کے مطابق مختلف ذرائع اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے زبانی تعلیم کے ساتھ تحریر کو بھی استعمال کیا تاکہ پیغام محفوظ رہے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔ یہ طریقہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبوی تعلیم میں جدید ذرائع سے استفادے کی گنجائش موجود ہے بشرطیکہ مقصد اصلاح اور رہنمائی ہو۔[6]

عصر حاضر کے تدریسی نظام کا تحقیقی جائزہ

موجودہ دور میں تدریس کے طریقے انسانی ضروریات، معاشرتی تبدیلیوں، علمی ترقی اور جدید تحقیق کے اثرات کے باعث مسلسل تبدیل ہو رہے ہیں۔ عصر حاضر کا تعلیمی نظام اس بات پر زور دیتا ہے کہ تعلیم صرف معلومات فراہم کرنے کا نام نہیں بلکہ طالب علم کی مکمل صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جدید تدریسی نظریات کے مطابق ایک کامیاب تعلیمی عمل وہی ہے جو طلبہ میں فکری، تخلیقی، عملی اور سماجی صلاحیتوں کو فروغ دے۔ اسی وجہ سے موجودہ نظامِ تعلیم میں روایتی انداز کے ساتھ ساتھ ایسے طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں جن میں طالب علم سیکھنے کے عمل میں فعال کردار ادا کرتا ہے۔ قدیم تدریسی نظام میں عموماً استاد کو علم کا بنیادی ذریعہ سمجھا جاتا تھا اور طلبہ زیادہ تر معلومات حاصل کرنے والے ہوتے تھے، لیکن جدید دور میں استاد کے کردار میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ اب استاد صرف معلومات فراہم کرنے والا نہیں بلکہ ایک رہنما، معاون اور تربیت کار کا کردار ادا کرتا ہے۔

معاصر طریقہ ہائے تدریس کی مختلف صورتیں، جہات اور نوعیتیں

معاصر طریقہ ہائے تدریس مختلف جہتوں پر مشتمل ہیں جن میں روایتی، تعمیری، تجرباتی اور عملی طریقے شامل ہیں۔ جدید تعلیم میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ طالب علم کو صرف معلومات یاد کروانے کے بجائے اسے سوچنے، سمجھنے اور اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کا موقع دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے مختلف تعلیمی سرگرمیوں کو شامل کیا جاتا ہے تاکہ طالب علم کا سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر اور دلچسپ ہو۔

مباحثہ اور مکالمہ پر مبنی تدریسی اسلوب

گفتگو اور مباحثے کا طریقہ جدید تدریس میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اس طریقے میں طلبہ کسی موضوع پر اپنی آراء پیش کرتے ہیں، سوالات کرتے ہیں اور مختلف پہلوؤں پر غور کرتے ہیں۔ اس سے ان کی ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ مختلف نقطۂ نظر کو سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ مباحثہ طلبہ میں اعتماد پیدا کرتا ہے اور انہیں اپنی بات دلیل کے ساتھ پیش کرنے کی تربیت دیتا ہے۔[7]

عملی اور تجرباتی تدریس

اسی طرح عملی اور تجرباتی طریقہ تدریس بھی عصر حاضر میں بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس طریقے میں طلبہ کو صرف نظری معلومات دینے کے بجائے انہیں عملی مشاہدات اور تجربات کے ذریعے سیکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ سائنس، ٹیکنالوجی اور دیگر عملی علوم میں یہ طریقہ خاص طور پر مؤثر

[6] بدر الدين محمد بن إبراهيم ابن جماعة، تذكرة السامع والمتكلم في أدب العالم والمتعلم، دار البشائر الإسلامية، 1996ء، صفحہ 97۔
[7] عبد الملك بن هشام المعافري، السيرة النبوية لابن هشام، دار الجيل، 1991ء، جلد 2، صفحہ 607۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ثابت ہوتا ہے کیونکہ طالب علم خود عمل کے ذریعے چیزوں کو سمجھتا ہے۔ مسئلہ حل کرنے کا طریقہ بھی جدید تدریس کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

انفرادی فرق اور طالب علم مرکز تدریس

جدید تعلیم میں انفرادی صلاحیتوں کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔ مختلف طلبہ کی ذہنی صلاحیت، دلچسپی اور سیکھنے کے انداز مختلف ہوتے ہیں، اس لیے تدریسی منصوبہ بندی میں انفرادی فرق کو مد نظر رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر طالب علم اپنی صلاحیت کے مطابق بہتر انداز میں سیکھ سکے اور اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو ترقی دے سکے۔

معاصر تدریسی نظام کی کمزوریاں اور چیلنجز

عصر حاضر کے تدریسی نظام میں بعض کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں۔ بعض اوقات جدید تعلیم میں علمی ترقی اور پیشہ ورانہ کامیابی کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جبکہ اخلاقی تربیت، روحانی اقدار اور کردار سازی کے پہلو کمزور ہو جاتے ہیں۔ اگر تعلیم کو صرف دنیاوی ترقی کا ذریعہ سمجھ لیا جائے تو علم اپنی اصل مقصدیت سے دور ہو سکتا ہے۔ اس لیے ایک متوازن تعلیمی نظام میں جدید تدریسی طریقوں کے ساتھ اخلاقی اور انسانی اقدار کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔[8]

فوائد و ثمرات

نبوی طریقہ تدریس کے بنیادی فوائد

نبوی اور معاصر طریقہ تدریس کا جائزہ لیا جائے تو دونوں نظاموں میں ایسی خصوصیات موجود ہیں جو تعلیم کو مؤثر اور بامقصد بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ نبوی طریقہ تدریس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تعلیم کو انسانی شخصیت کی مکمل تعمیر کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے علم کو صرف ذہنی معلومات تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے اخلاق، کردار، روحانیت اور عملی زندگی سے مربوط فرمایا۔ نبوی تعلیم کا بنیادی مقصد ایسے افراد تیار کرنا تھا جو علم کے ساتھ عمل، شعور کے ساتھ ذمہ داری اور معاشرتی زندگی میں اعلیٰ اقدار کے حامل ہوں۔ اس طریقہ تدریس میں استاد اور طالب علم کے درمیان اعتماد، محبت اور احترام کا مضبوط تعلق قائم ہوتا ہے، جو مؤثر تعلیم کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

معاصر طریقہ تدریس کے نمایاں فوائد

دوسری جانب معاصر طریقہ تدریس کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہ جدید دور کی ضروریات کے مطابق تعلیم فراہم کرتا ہے۔ اس میں تحقیق، تجربہ، مشاہدہ، تنقیدی سوچ اور عملی مہارتوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔ جدید تدریسی طریقے طلبہ کو صرف معلومات حاصل کرنے کے بجائے مسائل کو سمجھنے، تجزیہ کرنے اور ان کے حل تلاش کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ گفتگو، مباحثہ، گروہی سرگرمیوں اور جدید ذرائع تعلیم کے استعمال سے سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر اور دلچسپ ہو جاتا ہے۔ اس نظام میں طالب علم کو فعال کردار دیا جاتا ہے جبکہ استاد رہنما اور معاون کا کردار ادا کرتا ہے۔

بہتر تدریسی طریقے کی تعیین

تحقیقی جائزے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نبوی طریقہ تدریس اور معاصر طریقہ تدریس دونوں اپنی اپنی جگہ اہم خصوصیات رکھتے ہیں۔ دونوں نظاموں کا بنیادی مقصد انسان کو علم فراہم کرنا، اس کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور اسے معاشرے کے لیے مفید فرد بنانا ہے، تاہم دونوں کے دائرۂ کار اور ترجیحات میں فرق پایا جاتا ہے۔ نبوی طریقہ تدریس میں تعلیم کو انسان کی مکمل شخصیت سازی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، جہاں علم کے

[8] محمد قطب، منهج التربية الإسلامية، دار الشروق، 1993ء، جلد 1، صفحہ 35۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ساتھ اخلاق، کردار، روحانیت اور عملی تربیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے برعکس معاصر طریقہ تدریس میں جدید علمی تقاضوں، تحقیق، تجربہ، تخلیقی صلاحیتوں اور عملی مہارتوں کو زیادہ نمایاں مقام حاصل ہے۔

نتائج البحث

* نبوی طریقہ تدریس علم اور اخلاق دونوں کی تربیت کرتا ہے۔
* معاصر طریقہ تدریس تحقیق اور عملی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے۔
* سوال وجواب اور عملی وضاحت جیسے اصول دونوں نظاموں میں مشترک ہیں۔
* صرف معلوماتی تعلیم انسانی شخصیت کی مکمل تعمیر نہیں کر سکتی۔
* نبوی اصول جدید تدریسی نظام کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔
* جدید ذرائع کو اسلامی تربیتی اقدار کے ساتھ استعمال کرنا زیادہ مؤثر ہے۔
* بہترین تدریسی طریقہ وہ ہے جو علم، عمل اور کردار کو یکجا کرے۔

اثرات

* نبوی اور معاصر طریقہ تدریس کے مطالعے سے تعلیم کے مقاصد، اصولوں اور عملی افادیت کو بہتر انداز میں سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
* نبوی طریقہ تدریس کی روشنی میں علم کو اخلاق، کردار سازی اور عملی زندگی سے مربوط کرنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔
* جدید تدریسی طریقوں کے ذریعے تحقیق، تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت اور عملی مہارتوں کے فروغ کی اہمیت سامنے آتی ہے۔
* دونوں نظام ہائے تدریس کے تقابلی جائزے سے ایک متوازن تعلیمی نظام تشکیل دینے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

خلاصہ بحث

اسلامی طریقہ تدریس کا تحقیقی جائزہ لینے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ تعلیم وتربیت کا اسلامی تصور صرف معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں بلکہ انسان کی مکمل شخصیت سازی، اخلاقی اصلاح، روحانی ترقی اور عملی زندگی کی بہتری پر قائم ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے تعلیم کو ایک جامع نظام کے طور پر پیش فرمایا جس میں علم کے ساتھ عمل، کردار سازی اور معاشرتی ذمہ داری کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ نبوی طریقہ تدریس میں طالب علم کی ذہنی صلاحیت، عمر، حالات اور نفسیاتی کیفیت کو مد نظر رکھا جاتا تھا۔ عصر حاضر کے تدریسی نظام کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید تعلیم نے تدریس کے میدان میں نمایاں ترقی کی ہے۔ موجودہ دور میں تحقیق، تجربہ، مشاہدہ، گفتگو، عملی سرگرمیوں، مسئلہ حل کرنے اور طلبہ کی فعال شرکت پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ جدید طریقہ تدریس کا مقصد صرف نصاب مکمل کرنا نہیں بلکہ طلبہ میں تخلیقی صلاحیت، تنقیدی سوچ اور عملی مہارت پیدا کرنا بھی ہے۔ نبوی اور معاصر طریقہ تدریس کے تقابلی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں میں بعض مشترک اصول موجود ہیں، جیسے طالب علم کی توجہ حاصل کرنا، آسان انداز میں تعلیم دینا، عملی وضاحت اور سیکھنے والے کی صلاحیتوں کو بہتر بنانا۔ لیکن دونوں کے بنیادی مقاصد میں فرق پایا جاتا ہے۔

تجاویز وسفارشات

* جدید نصاب میں نبی کریم ﷺ کے طریقۂ تعلیم کے بنیادی اصول، جیسے تدریج، مکالمہ، مشاہدہ، عملی تربیت اور کردار سازی کو شامل کیا جائے۔ یہ اصول طلبا میں اخلاقی وفکری توازن پیدا کر سکتے ہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

* تعلیمی اداروں میں اخلاقی تربیت، خدمتِ خلق، اور عملی ذمہ داریوں سے متعلق سرگرمیوں کو نصابی و غیر نصابی سطح پر فروغ دیا جائے۔ اس سے طلبا میں احساسِ ذمہ داری اور کردار سازی پیدا ہو گی۔
* اسلامی تعلیمات کو جدید سائنسی اور سماجی علوم کے ساتھ مربوط کیا جائے تاکہ تعلیم صرف ایک شعبہ نہ رہے بلکہ جامع تربیتی نظام کی شکل اختیار کرے۔
* جامعات اور تعلیمی ادارے تحقیق و تدریس میں اسلامی اقدار اور نبوی تعلیمات کو بنیاد بنائیں۔ ہر مضمون میں اخلاقی و سماجی اثرات پر بحث کو شامل کیا جائے۔

References / Bibliography

ابن جماعہ، بدر الدین محمد بن ابراہیم۔ *تذکرۃ السامع والمتکلم فی أدب العالم والمتعلم*۔ بیروت: دار البشائر الاسلامیہ، 1996ء۔

ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد۔ *مقدمہ ابن خلدون*۔ بیروت: دار ابن الجوزی، 2010ء۔

ابن ہشام المعافری، عبد الملک۔ *السیرۃ النبویۃ لابن ہشام*۔ جلد 2۔ بیروت: دار الجیل، 1991ء۔

القحطانی، محمد بن عبد اللہ۔ *الأسوۃ الحسنۃ فی ضوء القرآن والسنۃ*۔ ریاض: دار ابن خزیمہ، 1994ء۔

قطب، محمد۔ *منہج التربیۃ الاسلامیۃ*۔ جلد 1۔ قاہرہ: دار الشروق، 1993ء۔

الکنانی، بدر الدین محمد بن ابراہیم۔ *تذکرۃ السامع والمتکلم فی أدب العالم والمتعلم*۔ بیروت: دار البشائر الاسلامیہ، 1996ء۔